اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۲	مطابق ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء	یوم یکشنبہ	۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۴۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی ڈاک کے متعلق جو اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضور چند روز تک واپس تشریف لانے والے ہیں۔

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۷ر اکتوبر کو جامعہ احمدیہ اور تمام مقامی سکول کھل گئے ہیں۔

شیخ یوسف علی صاحب بی۔اے پرائیویٹ سکرٹری رخصت سے واپس آگئے۔ اور اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل اور مولوی محمد شریعت صاحب کو برائے تبلیغ سرگودہ روانہ کیا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انجیل کی ایک مثال کی تشریح

انجیل میں ایک خمیر کی مثال کا ذکر ہے۔ چنانچہ متی ۱۳/۳۳ میں آتا ہے۔ اس نے ایک اور تمثیل انہیں سنائی۔ کہ آسمان کی بادشاہت اس خمیر کی طرح ہے۔ جسے کسی عورت نے لے کر تین پیمانہ آٹے میں ملا دیا۔ اور ہوتے ہوتے سب خمیر ہو گیا۔ اس کے متعلق فرمایا:۔

"اگر یہ صحیح ہے۔ تو یہ پیشگوئی ہے۔ عورت سے مراد دنیا ہے۔ اور مسیح سے لے کر اس وقت تک تین ہی پیمانے ہوتے ہیں۔ یعنی خود مسیح۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اور اس وقت یہ سلسلہ۔ ہم نے جو تعلیم لکھی ہے۔ اور کشتی نوح میں چھپی ہے۔ اس کو پڑھ کر صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ تین پیمانوں کو ایک کیا گیا ہے۔ عورت سے مراد دنیا ہے۔ گو دنیا نے طبعاً تقاضا کیا۔ کہ یہ سلسلے اس طرح پر قائم ہوں۔ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیم کو پیش کر کے مسیح کی تعلیم کے زوائد کو نکال دیا ہے۔ براہین کے الہامات میں مجھے اور مسیح ابن مریم کو ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے کہا گیا ہے"

(الحکم ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء)

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

ایک سو چھتیس اصحاب احمدیت میں داخل ہوئے

حکیم مولوی فضل الرحمن صاحب مبلغ افریقہ کی تازہ رپورٹ جہاں اور کئی ایک خوش کن امور پر مشتمل ہے۔ وہاں اس میں یہ بھی ذکر ہے۔ کہ حال میں ایک سو چھتیس اصحاب نے احمدیت قبول کی ہے۔ الحمد للہ۔

حکیم صاحب موصوف اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت گولڈ کوسٹ سے نائیجیریا تشریف لے گئے ہیں۔ احباب گولڈ کوسٹ نے روانگی کے موقعہ پر جس محبت۔ اخلاص۔ اور درد کے ساتھ الوداع کیا اور پھر احباب نائیجیریا نے جس تپاک۔ خوشی اور مسرت کے ساتھ استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ وہ نہایت ہی عجیب چیز تھی۔ اور اس سے پتہ لگتا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہو کر خدا تعالیٰ نے دُور دراز کے احمدیوں کے قلوب میں بھی ایک دوسرے کے متعلق ایسی محبت اور الفت پیدا کر دی ہے جس کی نظیر دُنیا کے قریبی رشتوں میں بھی نہیں مل سکتی۔

مفصل رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ شائع کی جائے گی۔

اسمبلی کا انتخاب اور جماعت ہائے احمدیہ

امیدواران اسمبلی کے متعلق جماعت ہائے احمدیہ ضلع شاہ پور سرگودہ۔ کیمل پور۔ میانوالی سے مشورہ طلب کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اجلاس کر کے اپنے فیصلہ سے مرکز کو ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیں۔ کہ ان کے نزدیک کس امیدوار کو ووٹ دینا زیادہ مفید ہوگا۔ اس مجلس میں رائے دینے کا ہر اس احمدی کو حق ہوگا جس کی عمر ۱۸ سال یا اس سے زیادہ ہو۔ لیکن اس کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) ہر اس احمدی کو رائے دینے کا حق ہے جس کا نام چندہ کے رجسٹر میں درج ہو۔ اور جس کے ذمہ تین ماہ سے زیادہ کا بقایا نہ ہو۔

(۲) زمیندار جو فصل پر چندہ دیتے ہیں ان میں سے اگر کسی نے اس فصل سے جو گزر چکی ہے پہلی فصل کا چندہ نہیں دیا ہوگا۔ تو اس کے ذمہ بقایا سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر اس کے ذمہ صرف اسی فصل کا چندہ باقی ہے۔ جو حال ہی میں گزری ہے اور باقی پہلی فصلوں کا چندہ ادا کر دیا ہے۔ تو یہ اس کے رائے دینے میں روک نہ ہوگی۔

(۳) جو ووٹر ہو اسے ہر حال میں رائے دینے کا حق ہے۔

پس احباب جلد سے جلد اس کے متعلق اپنے فیصلوں سے اطلاع دیں۔ موافق و مخالف آراء کی تعداد بھی لکھیں۔

ناظر امور خارجیہ۔ قادیان

ٹیریٹوریل فورس کی بھرتی

آفیسر صاحب کمانڈنگ ۱۵/۱۱ پنجاب رجمنٹ احمدیہ ٹیریٹوریل فورس کی بھرتی کے لئے ۱۷ اکتوبر منٹگمری ڈاک بنگلہ میں بوقت ۵ بجے شام۔ اور ۲۲ اکتوبر کو ہرچووال ضلع گورداسپور۔ ڈاک بنگلہ میں بوقت ۴ بجے شام رکروٹوں کا ملاحظہ فرمائیں گے۔ ارد گرد کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تاریخ اور وقت مقررہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی ہونے والے نوجوانوں کو بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

ناظر امور خارجیہ۔ قادیان

مصر میں عیسائیوں کا مباحثہ سے فرار

نبراس المومنین کی اشاعت

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل مبلغ بلاد عربیہ نے قاہرہ (مصر) سے حال میں جو تبلیغی رپورٹ ارسال فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی سرگرمی۔ اور ان کے مقابلہ میں مسلمان علماء کی بے چارگی کے پیش نظر انہوں نے عیسائیوں کی طرف خاص طور پر توجہ کی۔ حال میں وہ مصر کے سب سے بڑے دشمن اسلام پادری سرجیوس کے گرجا میں گئے۔ مگر پادری صاحب وعدہ کے باوجود ان کو سوالات تک کرنے کی اجازت نہ دے سکے۔ اس کے بعد مولوی صاحب موصوف نے تحریری مناظرہ کے لئے کھلی چٹھی شائع کر دی۔ اور بکثرت تقسیم کی۔ پادری صاحب نے اپنے ہفتہ وار اخبار "المنارۃ المصریہ" میں اس چٹھی کا ذکر کرتے ہوئے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا۔ مگر مولوی صاحب نے مصر کے مشہور روزانہ اخبار "الکشکول" میں پھر مناظرہ کی طرف بلایا ہے۔ امید نہیں کہ پادری صاحب آمادہ ہوں۔ اس طرح ثابت ہو گیا۔ کہ اسلام کے خدام احمدی مبلغین کے سامنے عیسائی صاحبان کو آنے کی قطعاً جرأت نہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے بلاد عربیہ کے احمدیہ مدارس کے لڑکوں اور لڑکیوں نیز دوسرے اصحاب کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منتخب احادیث کا مجموعہ شائع کیا ہے۔ اور اس کا نام "نبراس المومنین" رکھا ہے۔ یہ ۳۲ صفحہ کا رسالہ ہے۔ عمدہ کاغذ پر اعراب لگا کر احادیث طبع کرائی گئی ہیں۔ قیمت ۳/۰ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ احباب نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے طلب فرما سکتے ہیں۔

دہلی کی پولیس کی توجہ کیلئے

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں میاں رحمت اللہ صاحب ساکن سنور ریاست پٹیالہ کے اکلوتے نوجوان بیٹے مبارک احمد کے متعلق یہ افسوسناک اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ کہ وہ ۲۴ ستمبر دہلی میں موٹر کے حادثہ سے فوت ہو گیا۔ لیکن افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ پولیس تاحال نہ تو موٹر والے کو گرفتار کر سکی ہے۔ اور نہ قتل کے متعلق کسی اور نتیجہ پر پہنچ سکی ہے۔ ذمہ دار حکام پولیس سے گزارش ہے۔ کہ اس حادثہ کی سرگرمی سے تفتیش کر کے مجرمین کا سراغ لگائیں۔ اور مرحوم جس کارخانہ میں کام کرتا تھا۔ اس کے ذریعہ حالات معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ ہندوستان کے دارالسلطنت میں اس قسم کے حادثہ کا سراغ نہ لگنا سخت افسوسناک امر ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان

جاپان میں ہیبت ناک طوفان

دُنیا میں انواع و اقسام کے حادثات ہوتے رہتے ہیں لیکن وُہ حادثات جب خاص شدت اور تواتر کے ساتھ رونما ہوں۔ اور مدعی ماموریت کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے بعد رونما ہوں۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس مامور کی صداقت کے نشانات قرار پاتے ہیں۔ طوفان دُنیا میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام کے وقت جو طوفان آیا وُہ اُن کی صداقت کا نشان ٹھہرا۔ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت نُوح علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے جب اپنی قوم کی اصلاح کیلئے مبعُوث فرمایا۔ اور یہ حکم دیا کہ انذر قومک من قبل ان یاتیھم عذاب الیم۔ یعنی اپنی قوم کے لوگوں کو ڈرا۔ اور اصلاح کی طرف متوجہ کر قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ تو انہوں نے صاف اور کھلے الفاظ میں کہدیا یٰقوم انی لکم نذیر مبین۔ ان اعبدوا اللّٰہ واتقوہ واطیعون۔ یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمّٰی۔ ان اجل اللّٰہ اذا جاءَ لا یؤخر۔ کہ اے میری قوم میں تجھے خطرات سے کھُلا کھُلا آگاہ کرنے والا ہُوں۔ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو۔ بُری باتیں ترک کر دو۔ اور خدا کو راضی کرنے کے لئے جو تعلیم میں دیتا ہوں۔ اس پر عمل کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو اس وقت تک جس قدر بُرے افعال کر چکے ہو وُہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور عذاب ٹال دیا جائے گا۔ ورنہ جب عذاب نازل ہونے کا وقت آگیا۔ تو پھر اس میں تاخیر نہ ہوگی۔ لیکن اس بدقسمت قوم نے اس کھلے کھلے انذار کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور بدکاری میں بڑھتی گئی۔ آخر وُہ وقت آگیا جب اسے تباہ و برباد کر دیا گیا۔ اور یہ تباہی حضرت نوح علیہ السلام کی صداقت کا نشان بنی۔

اسی طرح موجودہ زمانہ میں کبھی دُنیا کے کسی حصّہ پر اور کبھی کسی پر جو تباہی و بربادی کے ہیبت ناک حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ وُہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشان ہیں۔ کیونکہ جس طرح حضرت نُوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ ان کی بعثت صرف اسی تک محدُود تھی قبل از وقت کہدیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کی عبادت کرو اور بُرائیاں ترک کر دو۔ ورنہ خوفناک تباہی کا نشانہ بنو گے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساری دُنیا کو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہونے کی وجہ سے آپ کی بعثت تمام دُنیا کے لئے ہے۔ صاف اور واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ

"وُہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے۔ بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل۔ اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وُہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وُہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

ان الفاظ میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عذاب نازل ہونے کی وجہ بتا دی۔ جو یہ ہے۔ کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل۔ اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ وہاں یہ بھی ظاہر کر دیا۔ کہ توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وُہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ گویا آپ نے بعینہ حضرت نُوح علیہ السلام کی طرح حق انذار ادا کیا۔ لیکن ہائے افسوس کہ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا تھا اسی طرح دُنیا کا اکثر حصہ ابھی تک حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انذار سے اثر پذیر نہیں ہُوا۔ اسی وجہ سے آئے دن دُنیا کے کسی نہ کسی حصہ پر خوفناک تباہی و بربادی آتی رہتی ہے۔ اور اس طرح تقدیر کے نوشتے پورے ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں انذاری۔ اور ہیبت ناک نشانات کی اطلاع یورپ اور ایشیا کے متعلق دی وہاں جزائر میں بسنے والوں کو بھی آگاہ کیا۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خُدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وُہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وُہ چپ رہا۔ مگر اب وُہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں۔ سُنے۔ کہ وُہ وقت دُور نہیں"

اس اعلان کے بعد اس وقت تک ایشیا اور یورپ تباہی و بربادی کے جو نظّارے دیکھ چکا ہے۔ ان کی نظیر گزشتہ زمانہ میں کہیں نہیں مل سکتی۔ حال میں جزائر کے رہنے والوں میں سے اہل جاپان پر جو کچھ گزری ہے۔ وُہ نہایت ہی المناک۔ اور عبرت انگیز ہے۔

جاپان کے دار السلطنت ٹوکیو سے ۲۱ ستمبر کو جو اطلاع شائع ہُوئی۔ اس میں مذکور ہے۔ کہ طوفان باد جاپان کے وسطی علاقہ سے شروع ہُوا۔ اور اوساکا۔ اور ٹوکیو کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہُوا سمندر میں جا پہنچا۔ اس ہلاکت خیز طوفان کے راستہ میں جو چیز آئی۔ وُہ اسے پرکاہ کی طرح اُڑا لے گیا۔ سر بفلک درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ تار کے کھمبے اڑ گئے۔ مکانات کاغذی کھلونوں کی طرح ٹوٹ پھوٹ گئے۔ یہاں تک کہ متحرک ریل گاڑیاں بھی طوفان میں اڑ گئیں۔ ان گاڑیوں میں سے ایک ٹوکیو شمونوسیکی ایکسپریس بھی تھی۔ جس میں اڑھائی سو مسافر سوار تھے۔ گاڑی ایک دریا کے پل پر سے گزر رہی تھی۔ کہ آندھی کا ایک خوفناک بگولا اسے اڑا لے گیا۔ طوفان باد جب سمندر میں پہونچا۔ تو سمندر میں بھی قیامت خیز طوفان آگیا۔ اور سمندر کے کنارے تقریباً تمام شہروں میں آفت آگئی پچاس ہزار مکانات سیلاب کی بھینٹ چڑھ گئے۔

ٹوکیو سے ۲۲ ستمبر کی جو اطلاع پہونچی ہے۔ اس میں مذکور ہے۔ کہ طوفان اگرچہ بیس منٹ کے اندر ختم ہو گیا۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں ہزاروں جاندار مُردہ ہو گئے۔ آباد خطے تباہ و برباد ہو گئے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہزاروں بچے جو سکولوں میں تھے۔ ان میں سے

بہت سے ہلاک ہو گئے۔ طوفان سے متعلق تباہی کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ کم از کم گزشتہ تیس سال سے اس قدر خوفناک طوفان جاپان نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ چند روز میں جب اس طوفان کی تباہی کے اثرات سے ذرا لوگ ہوش میں آئیں گے تو پتہ چلے گا۔ کہ موجودہ تمام اندازوں سے کہیں زیادہ تباہی آئی ہے۔ اور جیسے یوکوہاما کے زلزلہ کے وقت بے شمار لوگوں کا کچھ پتہ نہ چلا تھا۔ اسی طرح عین ممکن ہے۔ کہ موجودہ تباہی کا شکار ہونے والے بہت سے لوگوں کا بھی کچھ پتہ نہ چل سکے:۔

باوجود اس کے جو سرسری اور فوری اندازہ لگایا گیا اور جس کا اعلان معاملات خارجہ کی جاپانی وزارت کی طرف سے ہندوستان میں کیا گیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ اوساکا میں ۷۶۷ ہلاک ۳۰۵۸ مجروح ہوئے۔ ۳۸۵۸ مکانات اور ۱۲۹ مدارس تباہ ہو گئے۔ کیوٹو میں ۱۰۴ ہلاک۔ ۳۰۶ مجروح ہوئے اور ۱۲۷۹ مکانات اور ۲۲ مدارس تباہ ہو گئے۔ ہائی گو میں ۳۳ ہلاک۔ بے شمار مجروح ہوئے۔ ۱۱۱۴ مکانات اور چند سکول تباہ ہو گئے۔ دیگر مقامات پر ۷۰ ہلاک۔ ۳۰۰ مجروح۔ اور ۱۴۰۰ مکانات ۷ مدارس تباہ ہو گئے۔ مالی نقصان کے متعلق بھی صحیح اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ تاہم جاپانی افسر مقیم شملہ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ نقصان کا سرسری اندازہ پچاس کروڑ ین (جاپانی روپیہ) کے قریب ہے:۔

جان و مال کا یہ ہیبت ناک نقصان اپنے اندر عبرت و موعظت کا ایسا سبق رکھتا ہے۔ کہ اگر اس سے فائدہ اٹھایا جائے تو دنیا آئندہ اس قسم کی ہولناک بلاؤں سے بچ سکتی ہے اور وہ سبق وہی ہے۔ جو اس قسم کی تباہیوں کے آنے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا:۔

رشوت ستانی کا انسداد

رجسٹرار ہائی کورٹ لاہور نے عدالتوں میں رشوت ستانی کے خلاف ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جسے پنجاب کی ہر عدالت میں چسپاں کر دیا جائے گا۔ اس میں عوام الناس کو یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ عملہ عدالت کے کسی آدمی کو سوائے ان رقوم کے جن کی ادائیگی کا عدالت کی طرف سے حکم ہوا ہو۔ یا جن کی ادائیگی از روئے قانون مطلوب ہو۔ کوئی رقم نہ دیں۔ پبلک کے مفاد کے لحاظ سے یہ اعلان نہایت ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اگر ان حالات کی اصلاح کرنے کا انتظام بھی کر دیا جائے۔ جن کی وجہ سے لوگوں کو رشوت دینے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً معمولی معمولی کام کو التوا میں ڈال کر وقت ضائع کیا جاتا۔ اور تکلیف پہونچائی جاتی ہے۔ تو رشوت ستانی کے انسداد میں بخوبی اور بآسانی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے:۔

آریہ مقتول

مذہبی دنیا میں جو طرز تحریر اور طرز کلام بانی آریہ سماج نے رائج کیا۔ اس کے فتنہ انگیز ہونے کا اس سے بڑھ کر ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود بانی آریہ سماج کی موت زہر سے ہوئی جس کے متعلق آریوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ سناتن دھرمی ہندوؤں نے سوامی دیانند جی کے نوکر کے ذریعہ یہ کارروائی کی تھی۔ اس کے بعد بدزبانی۔ اور بدگوئی کی پاداش میں اس وقت تک جتنے ہندو مقتول ہو چکے ہیں۔ وہ سب کے سب آریہ سماجی اور دیانند جی کے نقش قدم پر چلنے والے تھے۔ حال میں جو نتھو رام کراچی میں قتل ہوا۔ اس کے متعلق آریہ اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی آریہ تھا:۔

ان حالات میں یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ آریہ سماجی جب تک اپنے رشی کے طرز کلام کو ترک کر کے دیگر مذاہب کے ہادیوں کے خلاف بدزبانی سے باز نہ آئیں گے۔ اس وقت تک ایسے واقعات ہوتے ہی رہیں گے۔ اب یہ آریوں کے اختیار کی بات ہے۔ کہ اس سلسلہ کو ختم کر دیں:۔

مولوی ظفر علی صاحب کا اخلاق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف مولوی ظفر علی صاحب کی ایک تازہ بیہودہ سرائی کا حوالہ دیتا ہوا اخبار "پرتاپ" لکھتا ہے۔ "یہ ہے آپ کا اخلاق۔ جس سے آپ دوسروں کے بزرگوں کا احترام کرتے ہیں۔ اگر یہ احترام ہے۔ تو بتایئے۔ کہ توہین کس چیز کا نام ہے"!

مولوی صاحب غالباً یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے پیشوا۔ اور بزرگوں کے خلاف نت نئی گالیاں تصنیف کرنا شرمناک افترا پردازیاں کرنا۔ اور کذب بیانیوں سے کام لینا بہت بڑا کارنامہ اور اسلام کی بہت بڑی خدمت سرانجام دینا ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر وہ شخص جس میں شرافت اور انسانیت کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اس کی نگاہ میں مولوی صاحب ایک بد اخلاق انسان سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ اسی جذبہ سے متاثر ہو کر "پرتاپ" نے وہ الفاظ لکھے ہیں۔ جو اوپر درج کئے گئے ہیں:۔

کاش مولوی صاحب اب بھی سمجھیں۔ کہ احمدیت کی مخالفت میں وہ اخلاقی طور پر بھی دیوالیہ ہو چکے ہیں:۔

حیدر آباد دکن اور آریہ

چند ہی دن ہوئے۔ آرین لیگ کے پردھان نے ایک اعلان شائع کیا تھا۔ جس میں حیدر آباد کے پولیٹیکل ممبر کے جواب پر آریوں کی طرف سے اطمینان کا اظہار کیا گیا تھا۔ آریہ اخباروں نے بھی لکھا تھا۔ کہ اس جواب کے بعد ہندوستان بھر کے آریہ سماجیوں کی تسلی ہو جانی چاہیئے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ان میں پھر کھچڑی پک رہی ہے۔ اور گاندھی جی کے وطن احمد آباد کے آریوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کے خلاف ستیہ گرہ کی مہم شروع کر دی جائے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ والنٹیر زبھرتی کئے جا رہے ہیں۔ اس قسم کی خبروں کی بناء پر آریہ اخبار لکھ رہے ہیں کیا نظام صاحب اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔ کہ ستیہ آگرہ کی مہم اگر شروع ہو گئی۔ تو ان کی ریاست کے لئے کس قدر خطرناک ثابت ہو گی:۔

مگر آریوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کی گیدڑ بھبکیوں سے وہ حکومت نظام کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی بجائے اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا کر لیں گے۔ کیونکہ کوئی حکومت ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ وہ اپنے خلاف غیر آئینی۔ اور فتنہ انگیز سرگرمیوں کو جاری رہنے دے۔ آریوں کو ہمارا ہمدردانہ مشورہ ہے۔ کہ اس وادئ پرخار میں قدم رکھنے کی قطعاً جرأت نہ کریں۔ ورنہ پچھتائیں گے:۔

اخبار "سیاست" سے ضمانت

ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا۔ کہ حکومت پنجاب نے ایک نظم کی بناء پر معاصر "سیاست" اور اس کے پریس سے پانچ پانچ سو کی ضمانتیں طلب کر لی ہیں بے شک نظم ناموزون اور قابل مذمت تھی۔ اور خود سید حبیب صاحب نے اس کے متعلق صاف اور واضح الفاظ میں اظہار معذرت کر دیا لیکن باوجود اس کے ان کا اخبار قانونی گرفت سے نہ بچ سکا حکومت پنجاب اگر چاہتی۔ تو پرچہ ضبط کر کے اور تنبیہ کے ذریعہ بھی "سیاست" کو محتاط رہنے کی ہدایت کر سکتی تھی۔ لیکن اب جبکہ اس نے ضمانت لینا ضروری سمجھا "سیاست" کو اپنی ہستی قائم رکھنے کے لئے یہ کڑوا گھونٹ پینا ہی پڑیگا۔

اس موقعہ پر ہم یہ کہنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہندو اخبارات نے حال ہی مسلمانوں کے خلاف جو دل آزار تحریریں شائع کیں خاصکر اخبار "آریہ مسافر" نے جو نہایت گندی نظم درج کی۔ اسے محکمہ احتساب کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ مسلمانوں کو اس بارے میں شکایت نہ پیدا ہو:۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

احمدیت عین اسلام ہے

اخبار "زمیندار" کے اعتراضات کے جواب

بہت سے اعلانات اور اشتہارات کے بعد اخبار "زمیندار" نے ۳۰ ستمبر کا پرچہ احمدیت کے خلاف مضامین پر مشتمل شائع کیا ہے۔ لیڈنگ آرٹیکل میں "ظفر علی خاں" کے قلم سے "کیا مرزائیت اسلام کا ایک فرقہ ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں" کے موضوع پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ اور وہی اس وقت ہمارے پیش نظر ہے ؛

اسلام کی حقیقت بالفاظ مولوی ظفر علی

مولوی ظفر علی صاحب نے اپنے مضمون میں لکھا ہے۔

"اسلام صرف تین بڑی حقیقتوں کے اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کا نام ہے (۱) خدائے بزرگ و برتر اپنی ذات و صفات کے لحاظ سے لاشریک لہ اور لم یلد ولم یولد ہے۔ (۲) انسان کے نام خدا کے آخری پیغام قرآن مجید نے دین کو کامل و مکمل کر کے حجت حق ختم کر دی۔ اور اس کے ایک شوشہ میں بھی اب قیامت تک کوئی تغیر ممکن نہیں۔ اور اس پر نہ کوئی اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ اس میں کسی قسم کی ترمیم یا تنسیخ کی جا سکتی ہے۔ (۳) سلسلہ انبیاء محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو گیا۔ اور حضور کے بعد ہر قسم کا نبوت کا دروازہ بند ہو گیا" ؛

افترا پردازی

اس کے بعد لکھا ہے "مرزائیوں کے پیغمبر غلام احمد آنجہانی نے نہایت شوخ چشمی سے خدا پر یہ افترا باندھنے میں ذرا بھی تامل نہ کیا۔ کہ اس نے اس ذات شریف پر یہ وحی نازل کی ہے۔ کہ انا منک وانت منی بمنزلۃ اولادی۔ یعنی اے غلام احمد قادیانی میں رب السموٰت والارض تیرا بیٹا ہوں۔ اور تو میرے لئے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔ توحید کے اسلامی عقیدہ کی جڑ پر ضرب کاری لگا کر غلام احمد قادیانی قرآن کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور دعوے کرتا ہے۔ کہ مجھ پر خدا نے اپنا نیا کلام بقدر بیس جزو کے نازل کیا۔ اس سلسلہ میں اس کی ذیل کی تعلیاں سننے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ بھی تو سمجھو۔ کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر و نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ میری وحی میں امر بھی ہے۔ اور نہی بھی۔ ۔ ۔ ۔ قرآن سے فارغ ہو کر غلام احمد آنجہانی نے عقیدہ ختم نبوت کا خاتمہ یہ کہہ کر کرنا چاہا۔ کہ

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے ۔ من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آنچہ داداست ہر نبی را جام ۔ داد آں جام را مرا بتمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں ۔ ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

غلام احمد یہ بھی نہیں کہتا۔ کہ میں تمام انبیاء سے عرفان میں کم نہیں۔ بلکہ حضور سید المرسلین سے بھی اپنے آپ کو یہ کہہ کر بڑھا دیتا ہے۔ کہ ابن مریم اور دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت جو محمد مصطفےٰ پر نہ کھل سکی تھی۔ مجھ پر کہ تمام کمالات بشری کی انتہائی حیثیت کا جامع ہوں الم نشرح ہو گئی"۔

خلاصہ اعتراض

مولوی ظفر علی صاحب نے اس مضمون میں جس بد تہذیبی سے کام لیا۔ اور جس بدگوئی و دشنام طرازی کا مظاہرہ کیا ہے اسے ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص کی بدگوئی اور بدلگامی سے اس کا باپ بھی نہ بچ سکا۔ اس کے متعلق دوسرں کو کیا شکوہ ہو سکتا ہے۔ اور اصل مضمون کو لیتے ہیں۔ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے۔ کہ اسلام کی بنا تین چیزوں پر ہے۔ اول خدا کو واحد لاشریک اور لم یلد ولم یولد ماننا۔ دوم قرآن مجید کو خدا تعالےٰ کا آخری پیغام کامل و مکمل ماننا اور یقین رکھنا کہ اب اس کا ایک شوشہ بھی قیامت تک متغیر نہیں ہو سکتا۔ سوم۔ ختم نبوت کا عقیدہ یعنے یہ عقیدہ رکھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی۔ ان کے خیال میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تینوں عقائد سے انحراف کیا ہے۔ اس لئے آپ کی جماعت اسلام کا فرقہ نہیں کہلا سکتی۔

مولوی ظفر علی صاحب سے مطالبہ

کیا ہی مزے کی بات ہے۔ کہ جو شخص اپنی خاص اغراض کے ماتحت جماعت احمدیہ کے کفر اور اسلام کا فیصلہ کرنے کے لئے بڑے جوش کے ساتھ کھڑا ہوا ہے۔ اور جو یہ ثابت کرنیکا مدعی ہے۔ کہ "مرزائیت اسلام کا ایک فرقہ" نہیں۔ وہ خود اسلام سے اتنا دور ہے۔ کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں۔ اسلام کے بنیادی عقائد کیا ہیں۔ مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ ایسے لوگ جو اسلام سے اس قدر ناواقف ہیں۔ کہ اس کی صحیح تعریف بھی نہیں جانتے۔ چہ جائیکہ اس کی تفاصیل اور تشریحات سے آگاہ ہوں۔ محض اپنی چرب زبانی۔ عیاری۔ ہشیاری اور پروپیگنڈہ کے زور سے "مولانا" بنے پھرتے ہیں۔ اور عوام کی سادہ لوحی اور شخصیت پرستی سے فائدہ اٹھا کر دینی و دنیوی تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔ کیا مولوی ظفر علی صاحب یا ان کے ہم نوا قرآن کریم سے جسے وہ کامل و مکمل کتاب سمجھتے ہیں۔ یا بدرجہ اقل کسی حدیث سے یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ "اسلام صرف تین بڑی حقیقتوں کے اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کا نام ہے" جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ "سلسلہ انبیاء محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو گیا۔ اور حضور کے بعد ہر قسم کا نبوت کا دروازہ بند ہو گیا" ؛

انتہائی الحاد

کس قدر غضب ہے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب ایک طرف تو ازراہ حق پوشی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن کریم میں تغیر کرنے کا ناحق اور ناپاک الزام لگاتے ہیں۔ مگر دوسری طرف خود اس قدر الحاد سے کام لے رہے ہیں۔ کہ بنیاد اسلام کو ہی بدل ڈالا ہے۔ سچ ہے حق کی مخالفت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں مولوی ظفر علی صاحب کو یہ بھی یاد نہیں رہا۔ کہ جوش مخالفت میں وہ خود نئے عقائد گھڑ کر انہیں اسلام کی بنیاد قرار دے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اسلام کو ایسے دوست نما دشمنوں سے بچائے۔ جو بظاہر مسلمان کہلاتے۔ مگر دراصل اس کی بیخ کنی میں مصروف ہیں ؛

حضرت مسیح موعود کے الہام

مولوی صاحب نے اسلام کی تین بڑی حقیقتوں میں سے ایک خدا کو لاشریک لہ اور لم یلد ولم یولد ماننا بتائی ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام انا منک وانت بمنزلۃ اولادی کو اس عقیدہ کے منافی ہونے کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ تا ثابت ہو سکے۔ کہ آپ اسلام کے اس بنیادی اصل سے منحرف ہیں۔

اصل میں یہ دو علیحدہ علیحدہ الہام ہیں۔ جنکو ملا کر مولوی صاحب نے احمدیہ لٹریچر سے اپنی افسوسناک ناواقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ ایک الہام ہے انت منی وانا منک۔ اور دوسرا الہام ہے انت منی بمنزلۃ اولادی۔ مگر مولوی ظفر علی نے دونوں کو ملا کر یہ معنے کئے ہیں۔ کہ "اے غلام احمد قادیانی میں رب السموٰت والارض تیرا بیٹا ہوں۔ اور تو میرے لئے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے"

انت منی وانا منک کے معنے

ہم دونوں الہامات کو علیحدہ علیحدہ لے کر بتاتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کا پیشکردہ مفہوم بالکل غلط ہے۔ پہلا الہام انت منی وانا منک ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نعوذ باللہ آپ کا بیٹا ہے۔ اور آپ ابن اللہ ہیں۔ اس الہام کے ایسے معنی کرنا دراصل علم عربی اور احادیث نبوی سے جہالت اور ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ اور یہ معنے کرنے سے نہ خدا تعالےٰ کا کلام زد سے محفوظ رہتا ہے۔ نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ معجم صغیر طبرانی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ثلاث من لم تکن فیه فلیس منی ولا من اللّٰہ یعنی مذکورہ بالا تین خصلتیں رحم۔ حسن خلق۔ اور پرہیزگاری۔ جس میں نہ ہوں۔ وہ نہ مجھ سے ہے۔ اور نہ خدا سے۔ اگر مولوی ظفر علی صاحب کے معنی درست تسلیم کئے جائیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کا منشاء یہ ہوگا۔ کہ جس آدمی میں یہ تین نیک خصلتیں نہ ہوں وہ نہ میرا بیٹا ہے نہ خدا کا۔ لیکن جن میں یہ صفات ہوں۔ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ حالانکہ ایسا خیال کفر ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا۔ انت منی وانا منک۔ اسی طرح اشعری قبیلہ کے متعلق آپ کا ارشاد ہے کہ ھم منی وانا منھم۔ کیا کوئی یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ منی ومنھم کے وہی معنے ہیں جو مولوی ظفر علی نے انت منی وانا منک سے مراد لئے ہیں۔

الہام کی تشریح حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں

اس کے بعد ہم اس الہام کے معانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ "اس میں کیا شک ہے۔ کہ جب کوئی انسان سے محبت کرے۔ یا خدا سے۔ تو جب وہ محبت کمال کو پہنچتی ہے۔ تو محب کو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی روح اور اس کے محبوب کی روح ایک ہوگئی ہے۔ اور فنا نظری کے مقام میں بسا اوقات وہ اپنے تئیں محبوب سے ایک ہی دیکھتا ہے۔ جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالےٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔" (کتاب البریہ ص۸۵)

ایک اور جگہ اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں۔ "اس کا پہلا حصہ تو بالکل صاف ہے۔ کہ تو جو ظاہر ہوا۔ یہ میرے فضل اور کرم کا نتیجہ ہے۔ اور جس انسان کو خدا تعالےٰ مامور کر کے بھیجتا ہے۔ اس کو اپنی مرضی اور حکم سے مامور کر کے بھیجتا ہے۔ جیسے حکام کا بھی یہ دستور اور قاعدہ ہے۔ اب اس الہام میں جو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا منک اس کا یہ مطلب اور منشاء ہے۔ کہ میری توحید میرا جلال اور میری عزت کا ظہور تیرے ذریعہ سے ہوگا۔ ..... چنانچہ وہ نصرتیں اور تائیدیں جو اس نے اس سلسلہ کی کی ہیں۔ اور جو نشانات ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی توحید اور عظمت کے اظہار کے ذریعہ ہیں۔" (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳)

انت منی بمنزلۃ اولادی کی تشریح

دوسرے الہام انت منی بمنزلۃ اولادی کی تشریح میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یہ وہی مقام ہے جس پر پہنچ کر بعض سالکین نے لغزشیں کھائی ہیں۔ اور شہودی پیوند کو وجودی پیوند کے رنگ میں سمجھ لیا ہے۔ اس مقام میں جو اولیا اللہ پہنچے ہیں۔ یا جنکو اس میں سے کوئی گھونٹ میسر آگیا ہے۔ بعض اہل تصوف نے ان کا نام اطفال اللہ رکھدیا ہے۔ اس مناسبت سے کہ وہ لوگ صفات الٰہی کے کنار عاطفت میں کلی جا پڑے ہیں۔ اور جیسے ایک شخص کا لڑکا اپنے حلیہ اور خط و خال میں کچھ اپنے باپ سے مناسبت رکھتا ہے۔ ویسا ہی ان کو بھی ظلی طور پر بوجہ تخلق باخلاق اللّٰہ خدا تعالےٰ کی صفات جمیلہ سے کچھ مناسبت پیدا ہوگئی ہے۔ ایسے نام اگرچہ کھلے کھلے طور پر بزبان شرع مستعمل نہیں ہیں۔ مگر درحقیقت عارفوں نے قرآن کریم سے ہی اس کو استنباط کیا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا یعنی اللہ تعالےٰ کو ایسا یاد کرو۔ کہ جیسے تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔ اور ظاہر ہے کہ اگر مجازی طور پر ان الفاظ کا بولنا منہیات شرع سے ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ ایسی طرز سے اپنے کلام کو منزہ رکھتا۔ جس سے اس اطلاق کا جواز مستنبط ہوتا۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۶۴)

پھر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ میں فانی ہونے والے اطفال اللہ کہلاتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ وہ درحقیقت خدا کے بیٹے ہیں۔ کیونکہ یہ تو کلمہ کفر ہے۔ اور خدا بیٹوں سے پاک ہے۔ بلکہ اس لئے استعارہ کے رنگ میں وہ خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ کہ وہ بچہ کی طرح دلی جوش سے خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ اسی مرتبہ کی طرف قرآن شریف میں اشارہ کر کے فرمایا گیا ہے۔ اذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا یعنے خدا کو ایسی محبت اور دلی جوش سے یاد کرو۔ جیسا کہ بچہ اپنے باپ کو یاد کرتا ہے اسی بنا پر ہر ایک قوم کی کتابوں میں اب یا پتا کے نام سے خدا کو پکارا گیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو استعارہ کے رنگ میں ماں سے بھی ایک مشابہت ہے۔ اور وہ یہ کہ جیسے ماں اپنے پیٹ میں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے۔ ایسا ہی خدا تعالےٰ کے پیارے بندے خدا کی محبت کی گود میں پرورش پاتے ہیں۔ اور ایک گندی فطرت سے ایک پاک جسم انہیں ملتا ہے۔ سو اولیاء کو جو صوفی اطفال حق کہتے ہیں۔ یہ صرف ایک استعارہ ہے ورنہ خدا اطفال سے پاک اور لم یلد ولم یولد ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۴۲)

مولانا روم کی تشریح

مثنوی مولانا روم دفتر سوم ص۱۳ پر اسی حقیقت کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

اولیاء اطفال حق اند اے پسر۔ در حضور و غیبت آگاہ باخبر

غائبی مندیش از نقصان شاں۔ کو کشد کیں از برائے جان شاں

گفت اطفال من اند ایں اولیاء۔ در غریبی فرد از کار و کیا

توحید کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا عقیدہ

مولوی ظفر علی صاحب نے چونکہ تلبیس اور حق پوشی کی راہ سے ان الہامات کا یہ مفہوم پیش کیا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کو واحد لاشریک اور لم یلد ولم یولد نہ مانتے تھے۔ اس لئے اس شک کے ازالہ کی خاطر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد آپ کے اپنے ہی الفاظ میں پیش کر دیئے جائیں۔ آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "وہ یقین کریں۔ کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا" (کشتی نوح ص۱۰)

پھر فرماتے ہیں۔ "وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔" (رسالہ الوصیت)

پھر اسی الہام یعنے انت منی بمنزلۃ اولادی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "یاد رہے۔ کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے۔ اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ یہ کہے۔ کہ میں خدا ہوں۔ یا خدا کا بیٹا ہوں یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے۔ ... یقین رکھو۔ کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے۔" (دافع البلاء ص۶-۷)

پس ان حوالجات سے صاف ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے جو معنی مولوی ظفر علی صاحب نے کئے ہیں۔ وہ سراسر غلط ہیں اور اسلئے ان معنوں کی بناء پر جو اعتراض کئے گئے ہیں۔ وہ بناء فاسد علی الفاسد کے مصداق ہیں۔

"زمیندار" کے دیگر اعتراضات کے جواب انشاء اللہ العزیز پھر دیئے جائیں گے۔

آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کا جانشین

چودہری ظفر اللہ خان صاحب سے بہتر کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا

معاصر "عزیز ہند" جھانسی کے ایڈیٹر خان صاحب محمد رفیق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اپنے ۲۸ ستمبر کے اخبار میں حسب ذیل لیڈنگ آرٹیکل تحریر فرمایا ہے۔

پچھلے مہینہ ڈیڑھ مہینہ سے اخبارات میں اس بات پر بڑے زور شور کے ساتھ بحث ہورہی ہے۔ کہ سر فضل حسین کا جو کہ عنقریب ریٹائر ہورہے ہیں جانشین کون ہو۔ باخبر حلقوں میں اس امر کا یقین ہے۔ کہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء اس عہدہ پر ممتاز کئے جائیں گے۔ مسلمانوں میں بدقسمتی سے یہ عادت ہوگئی ہے۔ کہ کسی ہونہار آدمی کو بڑھتا ہوا دیکھ نہیں سکتے۔ اور اپنے ہم قوم کی ترقی کو ہمیشہ روکنا چاہتے ہیں چنانچہ یہی قصہ اس وقت بھی درپیش ہے۔ اور چند مسلمانوں نے یہ بانگ بے ہنگام اٹھائی ہے۔ کہ ظفر اللہ خان صاحب احمدی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کے قائمقام نہیں سمجھے جاسکتے۔

اس سے زیادہ لغو اور احمقانہ تحریک آج تک ہم نے نہیں سنی۔ اس عہدے پر شیعہ سنی پابند مذہب اور لا مذہب سبھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت کسی نے بھی شکایت نہیں کی۔ اب چونکہ بعض خود مطلب امیدوار اپنے فائدے کی غرض سے کوشاں ہیں۔ اور چند بے عقل مسلمانوں کو آمادہ کرکے ظفر اللہ خانصاحب کے خلاف شور وغل مچانا چاہتے ہیں۔

چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی قابلیت معاملہ فہمی اور اسلامی ہمدردی روز روشن کی طرح مشہور ہے۔ اور یہ امر کہ میاں سر فضل حسین صاحب ان کے حامی ہیں۔ اس بات کی ضمانت ہے۔ کہ ان سے زیادہ کوئی مسلمانوں کا ہمدرد نہیں ہوسکتا۔ انگلستان میں ظفر اللہ خان صاحب نے جو خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی تعریف نہیں ہوسکتی۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں مسلمانوں کو جو کچھ ملا ہے۔ یہ سب ظفر اللہ خان۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خان اور حافظ ہدایت حسین کی بدولت ہے۔ ایسے شخص کی مخالفت انتہائی احسان فراموشی ہے۔ اور ہر سمجھدار مسلمان جسقدر اس احسان فراموشی کی مخالفت کرے کم ہے

یہ یاد رہے کہ گو اس بانگ بے ہنگام سے ظفر اللہ خان صاحب کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن غیر قوموں کو مسلمانوں پر ہنسی کا موقعہ مل جائے گا۔ اور خود ظفر اللہ خان کے دل میں اس کا ضرور افسوس ہوگا۔ کہ جس قوم کی انہوں نے اس قدر جاں نثاری کے ساتھ خدمت کی۔ اسی کے چند افراد ایسی احسان فراموشی کر رہے ہیں

ہم بھی نہایت ادب کے ساتھ ہز ایکسی لنسی لارڈ ولنگڈن اور سر سیموئل ہور سے التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی بے اصل مخالفت کی پروا نہ کریں۔ اور چودہری ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر کا جلد اعلان فرمادیں۔ ان سے بہتر سر فضل حسین صاحب کا کوئی جانشین نہیں ہوسکتا۔

سر فضل حسین صاحب کے جانشین

کے متعلق

سرکاری اعلان

معاصر "دور جدید" لاہور لکھتا ہے۔

تازہ غیر سرکاری اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے آنریبل سر فضل حسین بالقابہ کی جگہ عالی جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی تقرری کے لئے سفارش کی ہے۔ اور کاغذات وزیر ہند کے پاس بھیج دیئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر ہند نے بھی گورنمنٹ آف انڈیا کی تجویز کو منظور کرلیا ہے۔ جسکا اعلان عنقریب کردیا جائے گا۔

اگر یہ اطلاعات صحیح ہیں۔ اور یقیناً صحیح ہوں گی۔ تو ہم گورنمنٹ آف انڈیا اور وزیر ہند بالقابہ کو اس حسن تقرر کے لئے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ درحقیقت چودہری ظفر اللہ خان صاحب جیسے جوہر قابل۔ مدبر اور خلیق شخص کی خدمات حاصل کرنے میں حکومت ہند نے بڑی دور اندیشی اور ہندوستانیوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔

چودہری ظفر اللہ خانصاحب اور شیعہ اصحاب

خواجہ غلام السبطین صاحب بی۔ اے مینیجنگ ڈائرکٹر دواخانہ دہلی کا ایک مضمون اخبار ریاست ۲ اکتوبر میں شائع ہوا ہے جس میں لکھتے ہیں۔ چودہری ظفر اللہ خانصاحب کی سیاسی زندگی پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ تو کوئی بات ایسی نظر نہیں آتی۔ کہ انہوں نے جمہور مسلمانان ہندوستان کی مسلمہ پالیسی کیخلاف کوئی بات کی ہو یا انہوں نے مسلمانوں کے سیاسی مفاد کو نقصان پہنچایا ہو۔ ملکوں اپنے مصالح یا سرکاری عہدوں کی تقسیم مسلمان فرقوں کی آپس کی مذہبی رقابت یا عداوت کے ماتحت نہیں کرسکتی۔ جبکہ ان سب فرقوں کا سیاسی مطمع نظر ایک ہو۔ اور کسی سیاسی معاملہ میں ان کا آپس میں تصادم نہ ہوتا ہو۔ مجھ کو چودہری ظفر اللہ خان سے کوئی خاص ہمدردی نہیں ہے۔ نہ ان کے مذہبی عقائد سے مجھ کو اتفاق ہے۔ کیونکہ وہ ایک مرزائی ہیں۔ اور میں شیعہ ہوں۔ مذہبی عقائد کے لحاظ سے مجھ میں اور ان میں زمین آسمان کا فرق ہے لیکن میں اصولاً اس رائے سے اختلاف رکھتا ہوں۔ کہ کسی شخص کے تقرر کے خلاف محض اس بنا پر احتجاج کیا جائے۔ کہ وہ ہمارے فرقہ سے نہیں۔ حالانکہ سیاسی لحاظ سے وہ ہمارا ہمنوا ہے۔ اور ایک سے زیادہ موقعوں پر وہ مسلمانوں کے حقوق کی ترجمانی کرچکا ہے۔ اس قسم کی مخالفتوں کا اس کے

نواب صاحب چھتاری یا چودہری ظفر اللہ خان صاحب

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت معاصر "حقیقت" لکھنؤ لکھتا ہے شملہ کی تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنریبل سر میاں فضل حسین کی جانشینی کے سلسلہ میں بڑی رسہ کشی ہورہی ہے۔ مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ یہ تقریباً طے شدہ ہے۔ کہ چودہری ظفر اللہ خان ہی کا بالآخر انتخاب ہوگا۔ کیونکہ آئندہ اسمبلی میں گورنمنٹ کی طرف سے کانگریس پارٹی کا مقابلہ کرنے کے لئے چودہری صاحب موصوف بمقابلہ نواب صاحب کے بہت زیادہ موزوں سمجھے جاتے ہیں۔ چودہری صاحب کے قادیانی عقائد کی بنا پر جو ایجی ٹیشن پنجاب کے مسلمانوں کی طرف سے ہورہا ہے چونکہ کوئی نمایندہ مسلم جماعت اس کی مؤید نہیں ہے۔ اس لئے یہ ایجی ٹیشن شملہ کے سرکاری حلقوں میں محض مصنوعی اور فرقہ وارانہ تعصب پر مبنی سمجھا جاتا ہے۔ ہماری اطلاع تو یہی ہے۔ کہ وزیر ہند اس معاملہ میں چودہری ظفر اللہ خان کے موافق اپنا قطعی فیصلہ کرچکے ہیں۔ اور اب اس میں کوئی تبدیلی ہونا بظاہر محال ہی معلوم ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

خدا تعالیٰ کے فضل سے۔ ۳۰ ستمبر کو یوم التبلیغ احمدی جماعتوں نے ہر جگہ کامیابی کے ساتھ منایا۔ اور سرگرمی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی کوشش کی۔ ذیل میں موصولہ اطلاعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

لاہور

یوم التبلیغ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت لاہور کے مختلف حلقوں میں بہت کامیابی سے منایا گیا۔ سارے کے سارے احباب سوائے ان کے جن کو کوئی اشد مجبوری تھی۔ سارا دن تبلیغ میں مشغول رہے۔ عام طور پر غیر احمدی رشتہ داروں کو جن کی فہرستیں پہلے تیار کرائی گئی تھیں تبلیغ کی گئی۔ لیکن جہاں رشتہ دار میسر نہ آ سکے وہاں دوستوں اور عوام کو تبلیغ کی گئی۔ حلقہ گڑھی شاہو میں ایک شخص نے بیعت کا خط لکھا۔

اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا رقم فرمودہ ٹریکٹ جو حضور نے خاص جماعت لاہور کو یوم التبلیغ کے لئے عنایت فرمایا۔ قریباً چار ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ چار صد کے قریب حضور کی لائل پور کی تقریر تقسیم کی گئی۔ شہر لاہور کے قریباً ۱۵۰ رؤسا کو ملفوف ٹریکٹ ارسال کئے گئے

سوائے اس کے کہ ہمارے دو انصار اللہ کو مخالفوں کے ہاتھ سے معمولی تکلیف پہنچی۔ عام طور پر بخیر و خوبی دن بسر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ بعض دوستوں نے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو مدعو کر کے تبلیغ کی۔ یہ بھی خوب کامیاب ہوئی۔

خاکسار۔ غلام احمد ایم اے سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

فیروز پور

جماعت احمدیہ فیروز پور نے اس سال بھی اپنے مقدس امام و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق یوم تبلیغ منایا یوم التبلیغ کے پروگرام کے مطابق غیر احمدی رشتہ داروں کی ایک فہرست طیار کر لیگئی تھی جس کے مطابق اس دن غیر احمدی رشتہ داروں کو تو الحمد للہ نے تبلیغ کی۔ مرد و عورت ہمارے احمدی [illegible] اس طرح اس دن جماعت کے تمام افراد۔ اور احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کے نوجوان و بچے۔ مختلف وفود کی صورت میں شہر۔ اور مضافات میں تبلیغ احمدیت میں مصروف رہے جن دوستوں کو غیر احمدی رشتہ دار میسر نہ آ سکے۔ انہوں نے اپنے ہمسایہ اور دوسرے غیر احمدیوں کو تبلیغ کی۔ سلسلہ کا بکثرت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جو لوگ ناخواندہ تھے ان کو ٹریکٹ پڑھ کر سنائے گئے۔ بستی ٹیکا نوالی میں مرزا انور بیگ صاحب نے تبلیغ کے لئے اپنے مکان پر انتظام کیا ہوا تھا۔ جہاں راقم الحروف نے تقریباً دو گھنٹہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ لاہور سے بابو محمد امیر صاحب و حاجی اللہ بخش صاحب جن کا لاہور میں کوئی غیر احمدی رشتہ دار نہ تھا فیروز پور تشریف لائے ہوئے تھے جو سارا دن اپنے معزز غیر احمدیوں کو تبلیغ کر کے شام کو واپس چلے گئے۔

۱۱۹۲ ٹریکٹ مفت تقسیم کئے گئے۔ جن کا شہر میں بہت اچھا اثر ہوا۔ بہت سی سعید روحیں احمدیت کے قریب آ رہی ہیں۔ (نامہ نگار الفضل)

بٹالہ

۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء جماعت احمدیہ بٹالہ نے یوم التبلیغ خاص اہتمام سے سرگرم تبلیغ میں گذارا۔ قادیان سے بہت سے احباب تبلیغ کے لئے بٹالہ تشریف لائے۔ شیخ محمد عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نے ان کو مختلف وفود میں تقسیم کر دیا۔ اور ہر وفد کے ساتھ مقامی جماعت کا کم از کم ایک دوست متعین کر دیا۔ اس طرح ہر طبقہ میں تبلیغ باحسن طور پر کی گئی۔ تبلیغی لٹریچر نہایت کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ سارے شہر میں یوم التبلیغ کا چرچا ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سعید ارواح پر بہت خوشگوار اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

لدھیانہ

یوم التبلیغ بفضلہ خیر و خوبی سے منایا گیا۔ احباب جماعت نے اپنے اپنے رشتہ داروں میں خوب تبلیغ کی۔ غیر احمدیوں کو پہلے سے علم تھا۔ اور سنجیدہ مزاج لوگوں نے محبت سے ہماری باتوں کو سنا۔ "تبلیغ حق" رسالہ قادیان سے ایک معقول تعداد میں احباب نے منگوا کر تقسیم کیا۔ سید عنایت علی شاہ صاحب مالیر کوٹلہ سے آ گئے۔ اور اپنی برادری میں خوب تبلیغ کی۔ خاکسار نے بھی رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔ اور خطوط لکھے۔ عام طور پر بفضلہ اچھا اثر ہوا۔ علاوہ احمدی افراد کے عورتوں و بچیوں نے اپنے اپنے حلقہ اثر میں خوب حق تبلیغ ادا کیا۔ (خاکسار۔ سید محمد عبد الرحیم سکرٹری جماعت احمدیہ لدھیانہ)

ڈیرہ دون

جماعت احمدیہ ڈیرہ دون نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یوم التبلیغ منایا اور ٹریکٹ "ایک پکارنے والے کی آواز" اور "ندائے ایمان وغیرہ" ساڑھے تین سو کی تعداد میں نیو فارسٹ اور شہر میں تقسیم کئے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری تھوڑا عرصہ پہلے ہمارے خلاف زہر پھیلا گئے تھے۔ جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ لوگوں نے زیادہ شوق سے ٹریکٹ مانگ کر لئے۔ بابو غلام حسن صاحب اور بابو بشیر احمد صاحب نے بہت دلچسپی سے کام کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار۔ محمد شریف بی۔ اے۔ ڈیرہ دون)

ڈنگہ

۳۰ ستمبر ۳۴ء کو تمام دن احمدی احباب نے یوم التبلیغ منایا۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو ٹھنڈے دل سے سنا صرف ایک جگہ مخالفت ہوئی۔ لیکن احباب نے صبر سے کام لیا۔ (خاکسار۔ احمد دین)

محلہ دار الفضل قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوم التبلیغ کے متعلق محلہ دار الفضل کے احباب کو توفیق عطا ہوئی۔ کہ انہوں نے نہایت سرگرمی سے اس میں حصہ لیا۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ہدایت تھی۔ کہ ہر احمدی اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرے۔ چونکہ محلہ دار الفضل کے اکثر احباب کے رشتہ دار قادیان سے اتنی دور رہتے کہ احباب ان کے پاس اس دن نہیں پہنچ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی کہ جو احباب اپنے رشتہ داروں کے پاس نہ پہنچ سکتے ہوں۔ وہ اپنی طرف سے ٹریکٹ بذریعہ ڈاک پہنچا دیں تا ان کی طرف سے تحریری تبلیغ ہو جائے۔ چنانچہ ٹریکٹ جس کی سرخی "امام الزمان" اور ایک پوسٹر "زمانے کے ہادی کی پکار" لکھا جانا تجویز کیا گیا۔ ان کا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں ہی "ضرورت الامام" اور "تذکرۃ الشہادتین" سے کیا گیا۔ ٹریکٹ چھ ہزار اور پوسٹر تین صد چھاپ کر مفت اشاعت کے لئے احباب کو دیا گیا۔ اڑھائی ہزار ٹریکٹ بذریعہ ڈاک محلہ دار الفضل کے احباب نے اپنے رشتہ داروں میں اپنے خرچ سے مندرجہ ذیل اضلاع میں بھجوائے۔

انبالہ۔ پشاور۔ شاہ پور۔ ہوشیار پور۔ جالندھر۔ گجرات سیالکوٹ۔ مری۔ راولپنڈی۔ کانگڑہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ گورداسپور۔ برلی۔ باقی ۳½ ہزار ٹریکٹ و پوسٹر کے لئے

مندرجہ ذیل انتظام کیا گیا تھا۔

(۱) قادیان سے بٹالہ تک۔ بٹالہ سے امرتسر تک۔ ویرکا سے سیالکوٹ تک۔ امرتسر سے قصور۔ پٹی۔ جالندھر۔ پٹھانکوٹ۔ لاہور جانے والی گاڑیوں میں تقسیم کرنے والے مقرر کئے گئے۔ بٹالہ میں موٹروں کے اڈوں پر۔ اور شہر بٹالہ میں بھی تقسیم کرنے والے تھے۔ دھاریوال ڈگورداسپور میں بھی احباب بھیجے گئے۔ بٹالہ میں ۲۲ احباب کا ایک وفد بھیجا گیا۔ جس کے امیر مولوی فخرالدین صاحب تھے۔ شہر بٹالہ میں مقامی احباب کے ساتھ ۶ وفد تجویز کر کے شرفاء بٹالہ میں خوب تبلیغ حق پہنچانے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ اور بٹالہ کے شرفا نے عمدگی سے پیغام حق سنا۔

(۲) لوکل کمیٹی کی تقسیم کے ماتحت ۱۸ گاؤں محلہ دارالفضل کے لئے تجویز کئے گئے تھے۔ ان میں پانچ پانچ اور چار چار احباب کا وفد تجویز کیا گیا۔ ان وفود کی رپورٹوں کے نتائج کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ احراریوں نے قریب قریب کے ایک دو گاؤں میں شرارت پھیلانے کی کوشش کی۔ اور لوگوں کو کئی قسم کی پٹیاں پڑھائیں۔ مگر عموماً ہر جگہ لوگوں نے دلچسپی سے باتیں سنیں۔ اور ان غلط بیانیوں کا ذکر کیا۔ جو احراری کرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ احراری بعض گاؤں میں بعض لوگوں کو اس بات کے لئے طیار کر رہے ہیں۔ کہ وہ ظاہری طور پر اپنے آپ کو احمدی مشہور کر دیں۔ تاکہ وہ اپنے جلسہ پر ان کی توبہ کا اعلان کر سکیں۔ بعض جگہ گاؤں والوں نے کھانے کی دعوت دی۔ اور لسی پانی سے تواضع کی۔ اور بعض مقامات کے لوگوں نے اپنے رشتہ داروں سمیت قادیان آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ایک سکھ سردار گجن سنگھ صاحب ساکن وڑائچ نے بیان کیا۔ کہ میری عمر ۹۳ سال کے قریب ہے۔ مرزا صاحب نہایت نیک۔ راست باز اور مرنجان مرنج انسان تھے۔ ان کی طرف سے کسی کو کسی طرح کی کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ وہ ہر قوم کے ہمدرد تھے۔ اور ہمدردی انسانی میں مسلم یا غیر مسلم کا سوال ان کے سامنے نہ تھا۔

(خاکسار۔ برکت علی خان قائم مقام سکرٹری تبلیغ)

لکھنؤ

یوم التبلیغ شاندار طریقہ پر منایا گیا۔ امرا اور رؤساء شہر کے علاوہ ڈاکٹروں حکیموں وکیلوں۔ بیرسٹروں اور سول اور ملٹری کے افسروں تک بھی اشتہارات پہنچائے گئے۔ مذہبی مرکزوں کے علما اور طلبا کو بھی اشتہارات کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر لائل پور بکثرت لوگوں میں تقسیم کی گئی۔ ہمارے ایک دو دوستوں سے غیر احمدی علماء نہایت بدتہذیبی سے پیش آئے۔ لیکن ہمارے دوستوں نے جوابی طور پر عمدہ طریقہ سے ان کی خدمت کی بعض احباب نے رشتہ داروں کے گھر پر جا کر بھی تبلیغ حق ادا کیا۔

خاکسار۔ برکت علی مرزا سکرٹری تبلیغ)

نور محل

یوم التبلیغ حتی الوسع کوشش سے منایا گیا۔ تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض رشتہ داروں کو احمدیت کی تبلیغ بذریعہ خطوط کی گئی۔ تمام دن بڑی خوشی سے تمام افراد نے اس مقدس کام میں صرف کیا۔ مستورات نے عورتوں میں تبلیغ کی۔ نیک نتائج نکلنے کی امید ہے۔ (نامہ نگار)

رہتک

یہاں صرف سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کا خاندان احمدی ہے۔ صبح کو سب نے مل کر دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کی تقریروں میں برکت دے۔ اور غیر احمدیوں کے سینے احمدیت کے قبول کرنے کو کھول دے۔ اس کے بعد سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ نے سیدہ محمودہ مبارکہ اور ممتاز بیگم اپنی صاحبزادیوں کو لے کر معزز شرفا کی بیگمات کے ہاں جا کر تبلیغ کی سب نے محبت سے سنا۔ سید محمود احمد صاحب معہ اپنے برادران سید منصور حسن و مقصود کے لوگوں کو تمام دن کتابیں سناتے رہے۔ سید مسعود احمد نے باوجودیکہ وہ بیمار تھے حسب طاقت تبلیغ میں حصہ لیا۔ ڈپٹی صاحب بعض معززین کے ہاں جا کر تبلیغ کرتے رہے۔ اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ حضرت منشی سید احمد حسن صاحب نے باوجود بڑھاپے کے جوانوں سے بڑھ کر تبلیغ میں حصہ لیا۔ (نامہ نگار)

انبالہ شہر

یوم التبلیغ سے دو یوم پیشتر انصار اللہ نے اپنے اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کے لئے حلقے تجویز کر لئے تھے۔ ۳۰ ستمبر وہ اپنے اپنے حلقوں میں چلے گئے۔ اور باقی احباب دیگر مختلف حلقوں میں چلے گئے۔ بعض جگہ غیر احمدی سخت کلامی سے بھی پیش آئے۔ لیکن احمدیوں نے صبر سے کام لیا۔ (نامہ نگار)

لائل پور

تمام احباب جماعت مختلف وفود میں تقسیم ہو کر اپنے اپنے حلقہ میں گئے۔ اور اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرتے رہے۔ ایک وفد چک جھمرہ میں تبلیغ کے لئے گیا۔

خاکسار۔ شیخ محمد یوسف

گنج لاہور

جماعت کو پانچ وفود میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جنہوں نے موضع گنج۔ فیض باغ۔ باغبانپورہ۔ میراں شاہ کی کھوئی۔ مصری شاہ۔ چھاپہ ولاہور میں اپنے اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ ۱۰۰۰ کے قریب ٹریکٹ و اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

(سکرٹری تبلیغ)

ناسک (بمبئی)

۳۰ ستمبر ۳۴ء کا مبارک اور بابرکت یوم التبلیغ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس علاقہ میں سوائے پونہ و بمبئی کے دور دور تک کوئی احمدی جماعت نہیں ہے۔ اور یہ شہر بھی گو بہت قدیمی ہے۔ اور آبادی کے لحاظ سے بھی بڑا ہے۔ مگر افسوس کہ ہندوؤں کی ۳۸ ہزار آبادی کے مقابلہ میں مسلمان صرف ۴ ہزار کے قریب ہیں۔ اور ان میں سے بھی اکثر بے علم جاہل اور مفلس۔ یہ وہی شہر ہے۔ جہاں حضرت رام چندر مہاراج نے اپنے بن باس کا زمانہ گذارا تھا۔ لہٰذا وہ سب مقامات اب تک یہاں موجود ہیں۔ جہاں وہ رہتے تھے۔ اور جن جنگلوں میں شکار کرتے تھے اسی لئے یہ ہندوؤں کا تیرتھ گاہ ہے۔

بہرحال احقر اپنی بساط کے مطابق ان لوگوں میں تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ مرکز کے علاوہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآبادی سے بارہا اردو۔ انگریزی اور گجراتی لٹریچر قیمتاً منگا کر تقسیم کرتا رہا۔ اہل علم طبقہ ہماری خدمات اسلام کو قدر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ لیکن بعض ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو خواہ مخواہ غلط خیالات ہماری طرف منسوب کر کے عوام الناس کو بدظن کرتے ہیں۔

۳۰ ستمبر میں نے اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی پیغام حق پہنچایا۔ چنانچہ لاہور کے احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے دو ٹریکٹ اور نظارت دعوت و تبلیغ کا دو ورقہ "پیغام حق" لوگوں میں کثرت سے تقسیم کیا۔

خاکسار۔ محمد شجاعت علی احمدی

چک نمبر ۳۰

یوم التبلیغ سے تین روز پیشتر ۳ وفد بنائے گئے۔ اور ان کے لئے حلقے مقرر کئے گئے۔ ۳۰ ستمبر کو بعد نماز فجر تمام جماعت نے مل کر مسجد میں دعا کی۔ پھر وفود اپنے اپنے حلقہ میں چلے گئے۔ لوگوں نے دلچسپی سے باتیں سنیں۔

خاکسار۔ باغ دین

نوشہرہ

دیہات بیت پور۔ دولت پور۔ قاضی بپاڑتنگ۔ رسول پور۔ کھوکھراں۔ سنکدر میں تلونڈی میں چکر لگایا گیا۔ لوگوں نے فراخ دلی سے باتیں سنیں۔ خاکسار غلام نبی سکرٹری

جماعت احمدیہ کے شعراء سے درخواست

قوموں کی ادبی و علمی زندگی کے پرکھنے کے دو ہی معیار ہیں۔ (۱) فن نثر (۲) فن نظم۔ جوں جوں قوم کے افراد ترقی کرتے جائیں گے۔ ان کے ادب کے دونوں پہلو نمایاں سے نمایاں تر ہوتے جائیں گے۔ اور جونہی کسی قوم میں تنزل و انحطاط پیدا ہوگا۔ اس کی ادبی روح پر بھی مردنی چھا جائیگی روز بروز نثر و نظم میں گراوٹ نظر آئے گی۔

شعر کو قومی تہذیب و ثقافت میں بہت بڑا دخل ہے۔ علمی زندگی کا بہت بڑا انحصار اس پر ہے۔ بہت سے مسائل جو اپنی پیچیدگی کے باعث وقت طلب ہوتے ہیں۔ شعری قالب میں بآسانی ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ قوموں کی زندگی کا بیشتر حصہ جذبات کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور جذبات کا حقیقی تموج شعروں میں ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ غرض شعر علوم کے گہوارہ میں پرورش پانے والی قوموں کی زندگی کا جزو لاینفک ہے۔ فطرت انسانی اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے۔ چنانچہ قدیم زمانہ سے قومیں اپنے شعراء کا اعزاز و اکرام کرکے اس فطرت کا ثبوت دیتی رہی ہیں۔ اسلام دین فطرت ہے۔ اسی لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وان من الشعر لحکمۃً خود حضور علیہ السلام شاعروں کی مختلف رنگوں میں حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنے عمل سے بھی اس اہم ضرورت کا اظہار فرمایا۔ یعنے خود شعر کہے۔ نادان حضور کے اس فعل کو محل اعتراض گردانتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ذریعہ سے اسلام کی صحیح تعلیم کا عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ بلاشبہ اشعار کا ایک حصہ نہایت مذموم بلکہ حرام ہوتا ہے۔ لیکن یہ صرف شعر کا ہی خاصہ نہیں ہے۔ بلکہ نثر کا بھی ایک حصہ محض لغو بلکہ حرام ہوتا ہے۔ ناپاک امور کا بیان خواہ نثر میں ہو۔ خواہ نظم میں بہر صورت ناجائز ہے۔ اور پاکیزہ حقائق کا اظہار ہر رنگ میں مفید اور ضروری ہے۔ پس شعر۔ مومنانہ شعر اور اخلاقی شعر قوموں کی علمی و ادبی زندگی کے لئے۔ نوجوانوں کی تہذیب و تربیت کے لئے۔ قوم کے افراد میں نئی روح پیدا کرنے کے لئے ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔

شعر کہنے کا ملکہ خداداد ملکہ ہے۔ ہر شخص شاعر نہیں ہوتا اور نہ شاعر بن سکتا ہے۔ مؤثر شعر وہی ہوتا ہے۔ جو شاعر کی فطرتی جودت کا نتیجہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے پاک ہو۔ اس لئے وہ لوگ جنہیں مشیت ایزدی شعروں کے لئے پیدا کرتی ہے۔ ان کی ذمہ واری بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کا اولین فرض ہوتا ہے کہ وہ اس نعمت خداداد کو برمحل استعمال کریں۔ تاکہ وہ اس ذمہ واری سے سبکدوش ہو سکیں۔

جماعت احمدیہ علمی جماعت ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر آنے والا دن قومی طور پر ہماری علمی زندگی کا نیا ثبوت پیش کرنے والا ہو۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ تمام علوم کو۔ فن ادب کے تمام شعبوں کو اسلام کے خادم بنائیں۔ ان کو ایسے طریق پر استعمال کریں۔ کہ وہ جماعت کے تفوق علمی پر دلیل ہوں۔ یہ ایک نہایت وسیع اور اہم ذمہ واری ہے۔ ہمارے اہل نثر حضرات کا فرض ہے۔ کہ روز بروز دینی مسائل کو عمدہ اور علمی قالب میں ڈھالتے جائیں۔ اسلوب بیان عام فہم ہو۔ مگر ادبی رنگ میں رنگین ہمارے شعراء کا فرض ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ مؤثر پیرایہ میں شعر کہیں۔ دل کی گہرائیوں تک ان کی آواز پہنچے۔ ان کا کلام دین کی محبت کو نئی پود کے رگ و ریشہ میں سرایت کر دے۔ اخلاق کے مختلف شعبوں میں بہترین راہنما ثابت ہو۔

ایسے شعر کہنا جماعت کی ایک بڑی خدمت ہے۔ دین کی خدمت ہے۔ علم کی خدمت ہے۔ اور آئندہ نسلوں پر ایک احسان ہے لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے شاعر صاحبان کی توجہ اس طرف بہت کم ہے۔ اس ضمن میں ہماری جماعت کا علمی انتاج اب اس نسبت سے ترقی نہیں کر رہا۔ جو جماعت کے لئے ضروری ہے۔ پس میں جماعت احمدیہ کے پرانے اور نئے شعراء سے بادب عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور اپنی اہم ذمہ واری کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں۔ خاکسار ابو العطاء الجالندھری۔ راس البر مصر

نے میں یہ نوٹ لکھ چکا تھا۔ کہ اس ہفتہ کے الفضل کے پرچوں میں متعدد نظمیں پڑھنے کا موقعہ ملا ہے۔ جو موجب خوشی ہے۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ نثر کے پہلو بہ پہلو ہمیشہ جاری رہے۔ آمین

کتاب عشرہ کاملہ کا مطالبہ

اخبار العدل میں اشتہار دیکھ کر اصغر اینڈ سنز کمرشل ہاؤس چوک انار دانہ پٹیالہ کو کتاب عشرہ کاملہ کا آرڈر دیا گیا تھا اور قیمت۔ اریشگی بذریعہ منی آرڈر بھیج دی گئی تھی۔ رسید پہنچ گئی ہے رسید پر محمد رفیق مینیجر عشرہ کاملہ کے دستخط ہیں۔ مگر عرصہ دو ماہ گذر چکا ہے۔ کتاب مطلوبہ تاحال موصول نہیں ہوئی۔ تین عدد خطوط بھی ان کی خدمت میں بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن وہ جواب تک نہیں دیتے اب بذریعہ اخبار ان سے کتاب کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ المشتہر محمد حسین [illegible]

دودھ دینے والا بکرا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ میں بمقام منظفر گڑھ ایک دودھ دینے والے بکرے کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے جس پر مخالفین ہمیشہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ ہذا کے سالانہ جلسہ ۱۹۳۳ء پر غیر احمدیوں سے جو مناظرہ ہوا تھا اس میں ان کی طرف سے مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی اور احمد الدین صاحب گکھڑوی نے ازراہ استہزاء ذکر کیا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے جو دودھ دینے والے بکرے کا قصہ لکھا ہے۔ وہ سراسر جھوٹ ہے۔ اگر یہ واقعہ سچا ہے تو ہمیں بھی بکرے کا دودھ پلایا جائے۔ اس پر مخالفین نے خوب ہنسی اور استہزاء کیا۔ اب خدا کے فضل سے جماعت ہذا نے مبلغ اٹھارہ روپیہ میں دودھ دینے والا بکرا خرید لیا ہے۔ مولوی نور حسین گرجاکھی اور احمد دین گکھڑوی جب چاہیں آکر اس کا دودھ پی سکتے ہیں اور بھی جن مخالفوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تحریر کردہ واقعہ میں شک ہو۔ وہ موضع آنبہ سٹیشن باہومان ضلع شیخوپورہ میں آکر اپنی آنکھوں سے دودھ دینے والا بکرا دیکھ سکتے۔ بلکہ اس کا دودھ پی سکتے ہیں۔

خاکسار سید لال شاہ امیر جماعت آنبہ ضلع شیخوپورہ

اعلان

حکیم عبد الحق صاحب ولد چراغ دین صاحب ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ کے نام کئی خطوط بمقدمہ بابو عبد الواحد صاحب ٹھیکیدار بھٹہ ساکن قادیان محکمہ قضا قادیان کی طرف سے لکھے گئے ہیں۔ جنکا کوئی جواب ان کی طرف سے نہیں آیا۔ لہذا بذریعہ اخبار یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حکیم عبد الحق صاحب موصوف پندرہ روز کے اندر اپنے پورے پتہ سے محکمہ قضا قادیان کو اطلاع دیں۔ اگر اس عرصہ میں ان کا کوئی خط نہ آیا۔ تو ان کا مزید انتظار نہ کیا جائے گا۔ ناظم قضاء۔ قادیان

ضروری اعلان

محمود علی حسین پسر بابو فیروز علی صاحب مرحوم کا چونکہ رویہ اچھا نہیں۔ اور وہ قادیان سے باہر کراچی کی طرف چلا گیا ہے۔ کوئی احمدی دوست اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ اور کسی قسم کا روپیہ اسے نہ دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

ہیضہ

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے تاہم

"اَمرت دھارا"

رجسٹرڈ

اِس کے لئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوتی ہے
امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی اور خانگی تکالیف کے لئے نہایت ضروری دوا ہے

ہمیشہ اپنے پاس رکھئے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف آٹھ آنہ

احتیاط } نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھاوینگی
صحت کے معاملہ میں نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- "امرت دھارا" ۹۳ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

ایک نہایت محفوظ اور باموقعہ جائداد

رہن ملتی ہے

بعض ضروریات کے پیش نظر دو نئی دوکانات جو ڈاکخانہ جدید قادیان اور دوکان بھائی محمود احمد صاحب کے درمیان حال ہی میں تعمیر ہوئی ہیں۔ رہن رکھنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس وقت ان دوکانوں کا مبلغ ۲۳ روپے ماہوار کرایہ وصول ہو رہا ہے۔ اور دوکانیں ایسی باموقعہ ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے ان کے کسی وقت خالی رہنے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی صاحب ان دوکانوں کو ساڑھے تین ہزار روپے ۳۵۰۰ میں رہن باقبضہ لینے کے لئے تیار ہوں تو خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد قادیان ۲۶-۹-۳۴

فوجی ملازمت کرنے والے مسلمان نوجوانوں کیلئے موقع

رائل انڈین نیوی کی بھرتی کے متعلق الفضل کے ۲۷ ستمبر کے پرچہ میں جو اعلان کیا جا چکا ہے اس کی طرف ضلع گجرات۔ جہلم اور راولپنڈی کی جماعتوں کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ مندرجہ اعلان شرائط کو پورا کرنے والے نوجوانوں کو دفتر امور عامہ میں درخواستیں بھیجنے کی بجائے مقررہ تاریخوں پر اپنے قریب مقررہ مقامات میں پہنچ جانا چاہیئے۔ ہر احمدی جماعت کے کارکنوں کو چاہیئے کہ احمدی نوجوانوں کو بھرتی کرانے کی پوری کوشش کریں۔

بھرتی کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) امیدوار ۱۷ سال سے کم اور ۱۸ سال سے زیادہ عمر کا نہ ہو۔ (۲) قد کم از کم ۵ فٹ ۴ انچ ہو (۳) جسمانی صحت اچھی ہو۔ نظر اور شنوائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے (۴) امیدوار مسلمان ہو۔ اور اس قوم سے تعلق رکھتا ہو جو فوج میں بھرتی کی جاتی ہے۔ (۵) امیدوار کے والدین یا سرپرست رضامند ہوں اور بوقت بھرتی حاضر ہوں (۶) امیدوار کسی ضلع کا ہو۔ سوائے ضلع ہزارہ کے۔ اسے اپنی نزدیک کی بھرتی والی جگہ پر وقت مقررہ پر حاضر ہونا چاہیئے۔ بھرتی نہ ہو سکنے پر کوئی کرایہ وغیرہ کسی امیدوار کو نہیں دیا جائیگا۔ (۷) امیدوار کم سے کم لوئر مڈل پاس ہو۔ اس سے زیادہ جتنی تعلیم ہو۔ اچھی ہے (۸) امیدوار کو ۱۲ سال کے لئے اقرار نامہ دینا ہوگا۔ (۹) امیدوار کو شروع میں پندرہ روپے تنخواہ اور راشن وردی بستر کھانے کے برتن۔ نیز ہر ضروری سامان سرکاری مفت ملے گا۔

گھر بیٹھے انگریزی سیکھئے

جناب سید صادق علی صاحب ٹیچر اینگلو مڈل سکول ڈھلواں فرماتے ہیں۔ "بہت شہروں سے انگلش ٹیچر منگا کر پڑھے لیکن ناکام رہا۔ پھر کسی اخبار سے جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار پڑھ کر اسے منگوایا۔ سبحان اللہ بڑے اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے۔ صبح و شام میرا وظیفہ ہے اور دن بدن لیاقت بڑھ رہی ہے واقعی گم شدگان راہ انگریزی کو خضر راہ نما ہے۔" قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ اگر انگریزی گرامر گفتگو۔ ترجمہ اور خط و کتابت میں بہت جلد لائق نہ بنا دے۔ تو کل قیمت واپس۔

قمر برادرز (الف) شملہ

ہر قسم کی اور ہر زبان میں

ربڑ۔ لکڑی اور دھات کی مہریں۔ جلدوں پر لگانے والے بلاک۔ نیم پلیٹ چپڑاسیں نمبر۔ بیج اور فوجی طرز کے حروف والے بٹن۔ تمغوں پر حروف گھڑیوں اور چھڑیوں۔ برتنوں وغیرہ پر اعلیٰ قسم کے انگریزی حروف و مونوگرام اے جی منان اینڈ کمپنی قادیان سے بنوائیں۔ دفاتر صدر انجمن کی مہریں اور لاکھ پر لگانے والی اعلیٰ قسم کی بیمہ کی مہریں (سیلیں) یہاں سے بنتی ہیں

المشتہر عبد المنان منیجر اے جی منان اینڈ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نیویارک سے آمدہ ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے چارہ کی سخت قلت ہوگئی ہے اور اوکلاہاما ڈسٹرکٹ میں دس ہزار مویشی اس لئے گولیوں سے اڑا دئے گئے ہیں۔ کہ چارہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کا بوجھ لوگ برداشت نہ کر سکتے تھے۔ حکومت مویشیوں کو خرید کر ملک سے باہر بھیج رہی ہے۔ چنانچہ اس وقت تک ۵۰ ہزار مویشی باہر بھیجے جا چکے ہیں۔

شاہ افغانستان کے ہاں ۴ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ۲۳ ستمبر کی شام کو دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام احمد شاہ خاں رکھا گیا۔ مبارک ہو۔

گاندھی جی کے متعلق واردہا سے ۴ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ نے بدزبان نتھو رام کے قتل ہونے کی خبر سن کر بہت رنج اور افسوس کا اظہار کیا۔ اور اعلان کیا۔ کہ آپ اس کے لئے تین روز کا برت رکھیں گے۔ اور دعا کریں گے کہ اللہ ہندو مسلمانوں کو عقل دے۔ اور وہ ایک دوسرے کا خون بہانے سے پرہیز کریں۔

ورجانند پریس لاہور سے حکومت پنجاب نے پریس ایکٹ کے ماتحت ۶ر اگست کو دو ہزار کی ضمانت طلب کی تھی۔ اس حکم کی تعمیل نہ کئے جانے کی وجہ سے ۲ر اکتوبر کو پریس ضبط کر کے پولیس نے اس پر قبضہ کر لیا۔ مالکان کا بیان ہے۔ کہ وہ ۲۰ر اگست کو ضمانت داخل کر چکے ہیں

امپائر ایر سروس کا ایک ہوائی جہاز انگلستان سے روانہ ہو کر ٹھیک چار روز کے بعد یکم اکتوبر کو کراچی پہنچ گیا

حکومت ہند نے شملہ سے ۴ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایگریکلچرل انسٹی ٹیوٹ بنانے کے لئے دہلی کے نزدیک ایک جگہ تجویز کی ہے۔ پہلے یہ انسٹی ٹیوٹ پوسا میں تھی۔ جہاں سے دسمبر میں دہلی منتقل کر دی جائیگی۔

سینٹری بورڈ پنجاب نے لاہور سے ۲ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق حکومت کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ شہر لاہور کے لئے پانی کے بہاؤ سے رفع غلاظت کا طریق جاری کیا جائے۔ کیونکہ موجودہ طریق صحت کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔

ڈائرکٹر محکمہ تعلیم صوبہ سرحد کی اہلیہ نتھیا گلی سے ۲ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق گھوڑے پر سوار ایک پہاڑی رستہ پر جا رہی تھیں۔ کہ گھوڑا کسی چیز سے ڈر کر تین سو گز گہری کھڈ میں جا گرا۔ لیکن لیڈی صاحبہ خوش قسمتی سے تیس فٹ کی گہرائی پر جا کر ایک جھاڑی میں پھنس گئیں۔ اور اس طرح بال بال بچ گئیں۔

ریاست کشمیر کی اسمبلی میں دو نشستیں ہریجنوں کے لئے رکھی گئی ہیں۔ جن کی آبادی ریاست میں پونے دو لاکھ ہے۔ مگر ان کو حق انتخاب نہیں دیا گیا۔ بلکہ نشستیں بذریعہ نامزدگی دو ایسے ہریجنوں کے حوالہ کر دی گئی ہے۔ جو آریہ ہیں۔

مدراس سے ۲ر اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ ایک قریبی گاؤں میں شرادھ کی دعوت میں شریک ہونے والے اکیس ہندو ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہیلتھ آفیسر کا بیان ہے کہ یہ لوگ کھانے میں کسی زہریلی چیز کی آمیزش سے ہلاک ہوئے ہیں۔

علاقہ سار میں لندن سے ۲ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق کھلم کھلا شورشیں شروع ہوگئی ہیں۔ فرانسیسی اور جرمن دو نو افواج وہاں جمع ہیں۔ اور عنقریب ہی یہاں میدان کارزار گرم ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ ۵ جنوری کو اہل سار سے رائے لی جائے گی۔ کہ وہ کس حکومت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اور ممکن ہے اس کے معًا بعد جنگ چھڑ جائے۔

ہوانا سے یکم اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ ایک ہی روز شہر کے مختلف حصوں میں ۲۸ بم پھٹے۔ کمیونسٹوں کی طرف سے بغاوت کا شدید خطرہ ہے۔ اس لئے مارشل لاء کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ تیس سابق فوجی افسر بھی سازش میں شرکت کی وجہ سے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

کانگرس کی ممبری کے لئے چار آنہ چندہ کے بجائے سوت کاتنے کی شرط گاندھی جی پیش کرنا چاہتے تھے لیکن بمبئی سے یکم اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ اب انہوں نے اس ترمیم کو پیش کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ کیونکہ عام طور پر اس کی مخالفت کی جا رہی ہے۔

انگورہ سے ۳ر اکتوبر کی خبر مظہر ہے۔ کہ استنبول کارپوریشن نے ان تمام مکانوں اور دکانوں کے مالکان کو جو سر راہ واقع ہیں۔ حکم دیا ہے کہ سب کو سرخ رنگ سے رنگین کر دیا جائے۔ تا خوبصورت معلوم ہوں۔

لیگ اقوام کے سامنے جنیوا سے یکم اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایک ممبر یہ تجویز پیش کر رہے ہیں۔ کہ چونکہ تمام ممالک کے مدبرین کی رائے میں جنگ ناگزیر ہے۔ اس لئے لیگ کے تمام ممبر ممالک کے لئے قاعدہ بنا دیا جائے۔ کہ آئندہ جنگ میں نوجوانوں کو بھرتی نہ کیا جائے۔ بلکہ ۵۰ سال سے زائد عمر کے بوڑھوں کو شامل کیا جائے کیونکہ یہ لوگ ایک بے فائدہ بوجھ ہیں۔ اور ان کے مارے جانے سے دنیا کی مالی حالت درست ہو جائے گی۔

لالہ دینا ناتھ حافظ آبادی جو پہلے اخبار "ہندوستان" اور "دیش" نکالتے تھے۔ ایک لمبی بیماری کے بعد ۳ر اکتوبر کو لاہور میں فوت ہو گئے۔

بابو راجندر پرشاد جو بمبئی کانگرس کے صدر مقرر ہوئے ہیں کے متعلق پٹنہ سے ۳ر اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ آپ کمیونل ایوارڈ کے مخالف ہو گئے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کانگرس کے اجلاس میں اس کی مخالفت کا ریزولیوشن پاس ہو جائے۔ تا ہندوؤں میں جو ناراضگی پیدا ہو رہی ہے وہ دور ہو۔

مدناپور (بنگال) کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۴ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایکٹ انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت حکم دیا ہے۔ کہ کوئی ہندو لڑکا اپنے گاؤں سے تین میل یا اس سے زیادہ دور فاصلہ واقع کسی مڈل یا ہائی سکول میں بغیر اجازت داخل نہیں ہو سکتا۔ افسران تعلیم اس حکم کی پابندی کے ذمہ دار قرار دئے گئے ہیں۔

یوپی کونسل میں حافظ ہدایت حسین صاحب نے کانپور سے ۴ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق خواتین کے لئے مسودہ قانون خلع پیش کرنے کا نوٹس دیا ہوا تھا۔ جسے پیش کرنے کی اجازت گورنر جنرل نے دیدی تھی۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے منظوری کے احکام واپس لے لئے ہیں۔

انڈین سول سروس کے امتحان کے نتائج کا لندن میں ۲ر اکتوبر کو اعلان ہو گیا ہے۔ ۲۵ کامیاب ہونے والوں کی پہلی قسط میں ۷ ہندو اور باقی یورپین یا اینگلو انڈین ہیں۔ افسوس کہ مسلمان ایک بھی نہیں۔

ریاست کشمیر کے بجٹ میں سری نگر سے ۴ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ۱۲ لاکھ خسارہ کی توقع ہے۔ ملازمین کی تنخواہوں میں دس فیصدی تخفیف پہلے سے ہے۔ اور اب اس میں اور کمی کی جانے والی ہے۔ ملازمین کی ترقیاں بھی روک دی گئی ہیں۔

مشہور کانگرسی ورکر غازی عبد الرحمٰن اور شیخ حسام الدین میونسپل کمشنر امرتسر سے ۳ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق لاء کالج لاہور میں وکالت کا امتحان پاس کرنے کے لئے داخل ہوئے ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی